دل میں آخر صبر کو دے کر قرار — پھر سدھارین ہو کے محمل پر سوار

خامہ ہو ختم سخن پر اب کی بار
بشنو از نے چون حکایت می کند

سودا تو خاموش ہو اب ایک تل — کہ قلم کو اپنے کاغذ سے نہ مل
اشک سے تنہا نہیں ہے خاک گل — آب ہے اس حرف سے پتھر کی سل

حال ہے اب یہ کہ دل سے لخت دل
از جدائیہا شکایت می کند

مرثیہ حضرت قاسم مسدس ترکیب بند

کیا کہ دن شادی قاسم کا میں احوال رقم — واسطے دیکھنے کے آرسی مصحف جس دم
بیاہ کی رات رکھا تخت پہ نوشہ نے قدم — گائے تقدیر و قضا نے یہ بدھاوے باہم

قاسما مرگ جوانانہ مبارک باشد
جلوۂ شمع پہ پروانہ مبارک باشد

ہوئی ہے بزم جہان کو الم افزا یہ برات — ڈوبے ہم لوہو میں آنکھیں میں یہ رنگینی رات
ای شہادت بصفا جلدی سے جلی گھول نبات — جام شربت سے بھر اور رکھ کو ایک ایک کے ہات

ساقی و شیشہ و پیمانہ مبارک باشد
ہتو غلطیدن مستانہ مبارک باشد

لا کے لے بالنیان رن کی چمن سے پھلوار — گوندھو نوشہ کیلیے آج گل زخم کے ہار
تار گتھنے کا کر و بھر کیے لوہو کی دھار — گاؤ دروازے پہ تم باندھ کے یہ بندھنوار

غم این خانہ بہر خانہ مبارک باشد
درد کاشانہ بکاشانہ مبارک باشد

ہے عجب جشن کہ جس میں ہو یہ اسباب سرور — سینہ ہر ایک کھڑا کوٹی ہے دف کے دستور
غم بجاتا ہے یہ ناخن زن دل ہو طنبور — اجل آ رقص میں گاتی ہے یہ نوشہ کے حضور

غم جان تو بجانانہ مبارک باشد
چہ بخویش و چہ بہ بیگانہ مبارک باشند

www.emarsiya.com

کپڑے سے ہوتے جو بھنے کیسے بیاہ کی رات
کیا گھڑی تھی وہ کہ نوشہ کی ہوئی قطع حیات
یوں بدا تھا کہ ہے جائیں کفن و زر کی بات
شہ نے کھینچے تو کہا موت نے از تسلیمات

بعقدت خلعت شاہانہ مبارک باشد
جامۂ پرخون شہیدانہ مبارک باشد

ریت اور رسم میں دی جان بڑے نے تسیر
دیکھنا اسکو نہوگا نہ ملا بھر کے نظر
ریگ میں جیتے دھنگا نیکے دیا اپنا سر
لینے والوں نے کہا خرم و شادان ہو کر

بتو این ہمت مردانہ مبارک باشد
بکفت جود کریمانہ مبارک باشد

پاس دولھن کے بٹھایا تھا اگر لا کے جہاں
دیکھ کر خصلت دوران و بے تزئین مکان
یوں لگی کہنے کہ اٹھ جلد ہو تو بیٹھ نہ یاں
عیش دائم کے لیے تیری جگہ و نہیں نشان

حجلہ ات گور غریبانہ مبارک باشد
تا قیامت بتو آن خانہ مبارک باشد

تیری نوبات کا اے لاڈلے کھیلیں جھننا
دیکھ دیکھ اور نبی کے تئیں سر کا دھننا
دمبدم غم کے انگار و نبہ جگر کا بھننا
سنتے ہر ایک کو دم سے یہ سنے تھا

بدولت حسرت جانانہ مبارک باشد
آشنائے ز تو بیگانہ مبارک باشد

چاہنا کھانیکا اس بیاہ میں دز ناوانی
اجز کباب دل مہمان نہیں یاں بریانی
چلو بھر مانگے جو نوشہ جو کسی سے پانی
کتنی ہی بیاہ کے یوں سامنے آ مہمانی

نادو نوش غم جانانہ مبارک باشد
بتو این خوردن شکرانہ مبارک باشد

آخر کار کہوں کیا میں زمانے کی کھوٹ
دیکھا اس جہر کو جو بدھر رکھتا تھا ہوڑ
جس گھڑی ہجر ابد غور کیا سہرا توڑ
اٹھ چلا کہکے نبی کو دل صد چاک کو چھوڑ

بھر زلفت تو ہمین شانہ مبارک باشد
زینت و زیب عروسانہ مبارک باشد

یہ وہ شادی ہے کہ محشر میں جس کا ماتم
بنچے اس ہیک کی ذکر کرے گا عالم

www.emarsiya.com

ہے یہی موجب آمرزش نوع آدم
سودا اب مرثیہ تونے جو لکھا اس سے غم

بدل عاقل و دیوانہ مبارک باشد
چہ بشہر و چہ بویرانہ مبارک باشد

مرثیہ مسدس ترکیب بند

کس سے لے چرخ کہوں جاکے تری بیدادی
ہاتھ سے کون نہیں آج ترے فریادی
جو ہے دنیا میں سو کہتا ہے مجھے ایذا دی
یہیں تئیں پہونچی ہے ملعون تری جلادی
کوئی فرزند علی پر یہ ستم کرتا ہے
کیوں مکافات سے اسکے تو نہیں ڈرتا ہے

وہ علی ابن ابوطالب و داماد رسول
وہ علی جس سے کہ بیاہی گئی محمد نے بتو
وہ علی جس کا سخن ہووےگا محشر میں قبول
اسکے فرزند تری تیغ سے ہوویں مقتو
آدمی ہی نہیں تنہا ترے ہاتھوں غمناک
جن اور حور و ملک ڈالتے ہیں سر پر خاک

یہ وہ فرزند علی تھا کہ جسے صبح و شام
آگے روح الامین کرتا تھا مدینے میں س
اور کتنے تھے سبھی خرد و کلاں مل کے تمام
جن و انسان ملک و حور کا بیشک ہے ا
اسکو کربل میں کیا ذبح پیاسا ہیہات
کیا دکھا دیگا محمد کو تو اب رو بد ذات

خویش و فرزند عزیز اسکے تھے جتنے پیارے
دشنہ و تیغ سے ان ظالموں نے سب مارے
اہل بیت اسکے جو باقی ہیں سو ہیں آوارے
قید میں کوفیوں کی جاتے ہیں وہ بیچارے
نہ انھیں چین ہے دن کو نہ انھیں رات آرام
اس مصیبت میں چلے جاتے ہیں کربل سے شام

لیے جاتے ہیں وہ جس راہ سو ہے خارستان
نہیں تالاب کوئیں کا کسی منزل میں نشان
پا برہنہ چلے واں زین عبا تشنہ دہان
سر کھلے اور وہ اشخاص بہ پشت شتران
جنکے محمل کیطرف دیکھ نہ سکتا تھا فلک
مہر و مہ کی نہ پڑی جن پہ نظر آج تلک

www.emarsiya.com